6۔پنچایت

منشی پریم چند

(1880ء۔۔۔1932ء)

ابتدائی حالات :

پریم چند کا اصل دھنپ ترائے تھا۔ ضلع بنارس کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے ۔والد منشی آجائیں بلال ڈاکخانہ میں ملازم تھے۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایک سکول میں مدرس ہوگئے۔ ۱۹۰۰ میں گورنمنٹ مڈل سکول سے سرکاری ملازمت کا آغاز کیا۔ ملازمت کے ساتھ ساتھ تعلیم حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ۔چنانچہ 1919 میاں الہ آبادیونیورسٹی سے بی۔ اے کرلیا۔ ۱۹۲۱ میں ملازمت سے استعفی دے دیا اور مکمل طورپر علمی و ادبی کاموں میں مشغول ہوگئے۔ ۱۹۳۶ءمیں انجمنِ ترقی پسند مصنفین کے پہلے اجلاس کی صدارت کی اور اسی سال میں وفات پائی۔

اسلوب نگارش:

پریم چند نے اپنی تحریروں میں ہندوستان کی لحاظ میں بسنے والے مزدوروں اور کسانوں کی زندگی اور ان کے مسائل کامیابی کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ ان کے افسانوں میں نے کی تمام تر مشکلات کے باوجود بدی کے مقابلے میں غالب رہتی ہے۔ ان کی زبان سادہ انہوں نے مقامی واقعات اور حقائق کو موضوع بنا کر تحریروں میں مقامی رنگ پیدا کیا ہے۔ ان کی تحریروں کی بنیاد معاشرتی مسائل، نفسیاتی مطالعہ اور مشاہدہ پر ہے۔ انکے کردار زیادہ مثالیں ہیں جن میں تنوع پایا جاتا ہےانہوں نے تقریبا ہر عمر اورپیسے سے متعلق کردارپیش کی ہیں۔

تصانیف:

ClassNotes, Inc. © 2020

پریم چند کا شمار اردو کے اولین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے ۔ان کے افسانوں کے مجموعوں میں:" سوزِ وطن "،"پریم پچیسی"، "پریم چالیسی"، "زادِراہ" اور" واردات "زیادہ اہم ہیں۔ انہوں نے افسانوں کے علاوہ ناول بھی لکھے، جس میں: " میدانِ عمل"،" بازارِ حسن"، "گؤدان" کو زیادہ شہرت ملی۔

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بے اعتنائی کرنا	توجہ نادینا	تحصیلِ علم	علم کا حاصل کرنا
خاطرداریاں	خدمت کرنا	خواجہ خضرکی حیات	لمبی عمر
زانوئے ادب تہ کرنا	مؤدب بیٹھنا	سبز باغ دکھانا	جھوٹا وعدہ کرنا
شانِ فضیلت	بڑائی کی شان	کامل	پورا
کھیوے کرنا	پھرے لگانا	مسند	گدی، تخت
وضع	طرز	ہبہ نامہ	وہ دستہ ویزجس پر کوئی چیزعطاء کرنے کا اقرار لکھاجائے

[redacted]

سبق کا خلاصہ

یہ افسانہ منشی پریم چند کے نمائندہ افسانوں میں سے ایک افسانہ ہے۔ دوستی اور دشمنی سے قطع نظر انصاف کو اہمیت حاصل ہے ۔دیہات میں بسنے والے کسانوں اور مزدوروں کے کرداروں کے ذریعے انصاف اور سچائی کا درس دیا ہے ۔اس کے ساتھ ساتھ پنچایت کی اہمیت اور اس کے کردار پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ہمارے دیہاتوں میں آج بھی پنچایت کا نظام رائج ہے ۔پنچایت ایسی بیٹھک کو کہتے ہیں جہاں گاؤں کے لوگ کسی متنازعہ مسئلہ کو حل کرنے کے لیے اکھٹے ہوتے ہیں۔

جمن شیخ اور الگو چودھری میں بہت یارانہ تھا ۔ایک دوسرے پر کامل بھروسہ تھا۔ دونوں کی دوستی کی وجہ کھیتی باڑی اور لین دین میں شراکت تھا ۔یہ اعتماد اس قدرپروان چڑھ چکا تھا کہ جب جمن فریضہ حج ادا کرنے کے لئے گئے تو اپنے گھر کے انتظامات علاقوں کے سپرد کردیئے گئے۔ دوستی کا یہ سفر طالب علمی کے زمانے سے رواں دواں تھا۔

منشی پریم چند لکھتے ہیں کس منکی ایک بوڑھی بیوہ خالہ تھیں۔ جو بے اولاد ہیں اور تھوڑی سی ملکیت کی مالک تھیں ۔ انجمن اور اس کی بیوی نے اپنی خالہ کی خوب خاطر تواضع کرکے ملکیت اپنے نام منتقل کرا لیں۔ اس کے بعدپوری خالق کی نوبت یہاں تک آگئے کہ وہ لوگ ملک میں کو ترسنے لگی۔ انتہائی تنگ دستی

کے عالم میں بوڑھی خالہ نے جمن سی ماہوار خرچ کا مطالبہ کردیا۔ اس چمن میں جب اسے مرجانے کا طعنہ دیا تو بڑھیا نےپنجاب اکٹھی کردی۔ شیخ جمن کو اندازہ نہیں تھا کہ پنچایت کا فیصلہ کس کے حق میں ہوگا۔

الگو چوہدری جوکہ جمن کے بچپن کے گہرے دوست اور ہم جماعت تھے اس پنچایت کے سرپنچ منتخب ہوئے۔ شیخ جمن کو ناز تھاکہ فیصلہ اس کے حق میں ہوگا۔ مگر جب الگو چودھری منصفکی کرسی پر بیٹھا تو اس نے دوستی نبھانے کی بجائے حق و انصاف کی بات ہیں اور فیصلہ بڑھیا کے حق میں سنادیا۔ اس پاداش میں اسے اپنے بچپن کے دوست کی دوستی سے ہاتھ دھونا پڑے مگر اس کا ضمیر مطمئن تھاکہ اس نے بی انصاف سے کام نہیں لیا ۔دوستی کی خاطر رکھنا ایمان نہیں بیچا۔ جن کے دل میں انتقام کی خواہش جنم لینے لگی۔ اتفاق سے بہت جلد انتقام کا موقع بھی مل گیا

الگو چوہدری نے میلے سے بیلوں کا ایک جوڑا خریدا ۔پنچایت کے ایک ماہ بعد ایک بیل مرگیا ۔دوسرابیل اس نے سمجھوکو بیچ دیا ۔ حتی کہ بیل مرگیا۔ الگ چوہدری نے بیل کی رقم کا مطالبہ کیا تو جوحیلے بہانے اور ٹال مٹول کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ پنجاب بیٹھیں تو اس وقت معاملہ پہلے معاملے کے برعکس تھا۔ اب منصب جمن اور مودی الگو چودھری صاحب دونوں کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہو چکی تھی الگو چودھری کو دیکھا تھا کہ پنچایت کی آڑمیں جمن شیخ اپنی دشمنی کی قصر نکالے گا۔ مگر جب جمن شیخ انصاف کی کرسی پر بیٹھا تو اس احساس ہوا کہ ایک منصف کے لیے انصاف سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا وہ نہ تو ذاتی دشمنی کومدِنظر رکھتا ہے۔ اور نہ دوستیاں

پالتاہے۔ وہ صرف اورصرف دوستی سے کالیتا ہے۔ چونکہ الگو چوہدری حق پر تھااس لیے جمن شیخ نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ یوں دونوں دوست پھر سے ایک ہوگئے۔

مرکزی خیال:

اس افسانے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ جب کوئی انسان انصاف کی کرسی پر براجمان ہوتا ہے تو وہ انصاف کے معاملے میں ہر رشتے دار کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ اس کے پیش نظر صرف اور صرف انصاف ہوتا ہے کوئی دوستی کوئی رشتے داری اسے انصاف کرنے سے روک نہیں سکتی۔ اگر وہ مصنف کی کرسی پر بیٹھ کر انصاف سے کام نہیں لے گاتو وہ دنیا میں بھی لعنت و ملامت کا شکار بنے گا اور آخرت میں بھی جوابدہ ہوگا دوستی نبھانے کے لئے انصاف سے پہلوتہی کسی طرح بھی زیب نہیں۔

[redacted]

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: جمن شیخ اور الگو چوہدری میں بڑا یارانہ تھا۔ ساجھے میں کھیتی ہوتی، لین دین میں بھی کچھ ساجھ تھی۔ ایک کو دوسرے پر کامل اعتماد تھا۔ جمن جب حج کرنے گئے تھے تو اپنا گھر الگو کو سونپ کر گئے تھے۔ اور الگو جب باہر جاتے تو جمن پر اپنا گھر چھوڑ دیتے۔ اس دوستی کا آغاز اس زمانے سے ہوا۔ جب دونوں لڑکے جمن کے پدر بزرگوار شیخ جمراتی کے رو بروزانوئے ادب تہ کرتے تھے۔ الگو نے استاد کی بہت خدمت کی، خوب رکابیاں مانجھیں، خوب پیالے دھوئے۔ ان کا حقہ دم نہ لینے پاتا تھا۔ ان کے باپ پرانی وضع کے آدمی تھے۔ تعلیم کے مقابلے میں انہیں استاد کی خدمت پر زیادہ بھروسہ تھا۔ وہ کہا کرتے تھے: استاد کی دعا چاہیے، وہ کچھ ہوتا ہے، فیض سے ہوتا ہے۔ اور اگر الگو پر استاد کی دعاؤں کے فیض کا اثر ہوا تو اسے تسکین تھی کہ تحصیل علم کا کوئی دقیقہ اس کے فروگذاشت نہیں کیا۔

حوالہ متن: مصنف کا نام: منشی پریم چند

سبق کا نام: پنچایت

حل لغت: یارانہ: دوستی۔ ساجھا: حصہ داری، شراکت۔ کامل اعتماد: مکمل بھروسہ۔ پدر بزرگوار: قابلِ احترام۔ روبرو: آمنے سامنے۔ زانوئے ادب تہ کرنا: ادب سے بیٹھنا۔ دم نہ لینا: وقفہ نہ کرنا۔ وضع: شکل، بناوٹ

سیاق و سباق:

اس سبق میں منشی پریم چند نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ دوستی اور دشمنی سے قطع نظر انصاف کو اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے دیہاتوں میں آج بھی پنچایت کا نظام رائج ہے۔ پنچایت اسی بینچ کو کہتے ہیں جہاں گاؤں کے لوگ کسی متنازعہ مسئلے کو حل کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں۔ جمن شیخ اور الگو چودھری میں بہت یارانہ تھا۔ مگر جب الگو چودھری منصف کی کرسی پر بیٹھا تو اس نے دوستی نبھانے کی بجائے حق و انصاف کی بات کی۔ اس پاداش میں اسے اپنے بچپن کے دوست کی دوستی سے ہاتھ دھونا پڑے مگر اس کا ضمیر مطمئن تھا کہ اس نے بے انصافی سے کام نہیں لیا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ پنچاب بیٹھیں تو اس وقت معاملہ پہلے معاملے کے برعکس تھا اب غصب جمن اور جدی الگو پودھری صاحب دونوں کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہو چکی تھی الگو چودھری کو اندیشہ تھا کہ پنچایت کی آڑ میں جمن شیخ اپنی دشمنی نکالے گا مگر جب جمن شیخ انصاف کی کرسی پر بیٹھا تو اس احساس ہوا کہ ایک منصف کے لیے انصاف سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا وہ نہ تو ذاتی دشمنی کو مدِ نظر رکھتا ہے۔ اور نہ دوستیاں پالتا ہے۔ وہ صرف اور صرف دوستی سے کام لیتا ہے۔ چونکہ الگو چوہدری حق پر تھا اس لیے جمن شیخ نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ یوں دونوں دوست پھر سے ایک ہو گئے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مصنف نے جمن شیخ اور الگو چوہدری کے تعلقات اور دوستی کے بارے میں بتایا ہے۔ جمن شیخ اور الگو چوہدری آپس میں دوست تھے۔ ایک کو دوسرے پر کامل بھروسہ تھا۔ دونوں کی دوستی کی

وجہ کھیتی باڑی اور لین دین میں شراکت تھا ۔ یہ اعتماد اس قدر پروان چڑھ چکا تھا کہ جب جمن فریضہ حج ادا کرنے کے لیے گئے تو اپنے گھر کے انتظامات الگو کے سپرد کر گئے تھے۔ اور الگو کا بھی یہی حال تھا ۔ جب بھی وہ باہر جاتا تو اپنا گھر جمن پر اپنا گھر جمن کے حوالے کے جاتا ۔ دوستی کا یہ سفر طالب علمی کے زمانے سے رواں دواں تھا۔ دونوں لڑکے جمن کے والد محترم کے یہاں علم حاصل کرتے تھے۔ اس دوران الگو نے اپنے استاد کی بہت خدمت کی۔ انہیں تعلیم کے مقابلے میں انہیں استاد کی خدمت پر زیادہ بھروسہ تھا۔ وہ کہا کرتے تھے: استاد کی دعا چاہیے، وہ جو کچھ ہوتا ہے، استاد کے فیض و کرم سے ہوتا ہے۔ الگو اس بات پر مطمئن تھا کہ اس نے علم حاصل کرنے کے لیے کافی محنت سے کام لیا تھا اور اس سلسلے میں کسی قسم کی غفلت اور لاپرواہی سے کام نہیں لیا تھا ۔

حمد متعلق سوالات

کلمۂ حمد کیا ہے؟

(الف) حمد کی تعریف کریں۔ حمد کو کلمۂ شکر سے کیا فرق ہے؟

جواب: حمد اس کلام کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات بیان کی جائیں۔ حمد کا تعلق زبان سے ہے جبکہ شکر کا تعلق زبان اور دیگر اعضاء سے ہے۔

(ب) کیا حمد کی ضرورت ہر انسان کو ہے یا صرف مسلمان کے لیے حمد کا پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: حمد کی ضرورت ہر انسان کو ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو اپنی نعمتوں سے نوازا ہے، اس لیے ہر انسان کو اللہ کی حمد کرنی چاہیے۔

(ج) کیا حمد کے لیے کوئی خاص وقت مقرر ہے؟ کیا حمد کے لیے کوئی خاص طریقہ ہے؟

جواب: حمد کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے، انسان کو ہر وقت اللہ کی حمد کرنی چاہیے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے۔ حمد کے لیے کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں ہے، انسان اپنے انداز میں اللہ کی حمد کر سکتا ہے۔

(د) کیا حمد کے لیے کوئی خاص الفاظ مقرر ہیں؟

جواب: حمد کے لیے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں ہیں، انسان اپنے الفاظ میں اللہ کی حمد کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ہ) کیا حمد کے لیے کوئی خاص زبان مقرر ہے؟

جواب: حمد کے لیے کوئی خاص زبان مقرر نہیں ہے، انسان اپنی زبان میں اللہ کی حمد کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(و) کیا حمد کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر ہے؟

جواب: حمد کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر نہیں ہے، انسان کسی بھی جگہ اللہ کی حمد کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ جگہیں مقرر ہیں۔

(ز) کیا حمد کے لیے کوئی خاص حالت ہے؟ کیا حمد کو کسی حالت میں پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: حمد کے لیے کوئی خاص حالت نہیں ہے، انسان کسی بھی حالت میں اللہ کی حمد کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ حالتیں مقرر ہیں۔

(ح) کیا حمد کے لیے کوئی خاص وقت ہے؟ کیا حمد کو کسی وقت میں پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: حمد کے لیے کوئی خاص وقت نہیں ہے، انسان کسی بھی وقت اللہ کی حمد کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ وقت مقرر ہیں۔

(ط) کیا حمد کے لیے کوئی خاص طریقہ ہے؟ کیا حمد کو کسی طریقہ سے پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: حمد کے لیے کوئی خاص طریقہ نہیں ہے، انسان اپنے انداز میں اللہ کی حمد کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ طریقے مقرر ہیں۔

(ی) کیا حمد کے لیے کوئی خاص زبان مقرر ہے؟ کیا حمد کو کسی زبان میں پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: حمد کے لیے کوئی خاص زبان مقرر نہیں ہے، انسان اپنی زبان میں اللہ کی حمد کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ زبانیں مقرر ہیں۔

(ک) کیا حمد کا ترجمہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ل) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(م) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ن) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(س) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ع) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ف) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ص) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ق) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ر) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ش) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ت) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ث) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(خ) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ذ) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ض) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ظ) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(غ) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ف) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ق) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(ک) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔

(گ) کیا حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حمد کا ترجمہ کسی اور زبان میں کیا جا سکتا ہے، انسان اپنی زبان میں حمد کا ترجمہ کر سکتا ہے۔ البتہ نماز میں حمد پڑھنا واجب ہے اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں۔